

رسائل و مسائل

ختم نبوت

سوال - اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کا تعلق علیہ عقیدہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے والا نہیں ہے۔ تاہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور قادیانی جماعت کی بعض باتیں مجھے اچھی معلوم ہوتی ہیں۔

مثلاً مرزا صاحب کا چہرہ میری نظر میں معصوم اور بچوں جیسا دکھائی دیتا ہے۔ کیا ایک جھوٹے اور چالاک آدمی کا چہرہ ایسا ہو سکتا ہے؟ ان کی پیشین گوئیاں بھی سوائے نکاح آسمانی اور اسی طرح کی چند ایک خبروں کے بڑی حد تک پوری ہوئیں۔ ان کی جماعت بھی روز بروز ترقی پر ہے اور اس میں اپنے فروعیات کے لیے بڑا جوش اور اثبات پایا جاتا ہے۔

یہ ساری چیزیں علیان میں دلتی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے اہلبیان قلب کی خاطر اس مسئلے کی ایسی وضاحت کریں جس سے تردد اور پریشانی رفع ہو جائے، اور حق و باطل کے مابین واضح امتیاز قائم ہو جائے۔

جواب : آپ نے مرزا غلام احمد صاحب کے معاملہ میں اپنے علیان کے جو وجوہ بیان کیے ہیں ان کو درحقیقت کوئی غیبی آدمی اہمیت حاصل نہیں ہے اور نہ ایک مدعی نبوت کا دعویٰ ان بنیادوں پر کبھی جانچا جاسکتا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر اس سے بھی زیادہ قوی وجوہ ان کے دعوے کو قابل غور سمجھنے کے لیے موجود ہوتے تب بھی وہ التفات کا مستحق نہ تھا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید اور حدیث، دونوں کی رو سے نبوت کا معاملہ دین میں اساسی حیثیت رکھتا ہے، یعنی اس پر آدمی کے کفر و ایمان کا مدار اور آخرت میں اس کی فلاح و خسرت کا انحصار ہے۔ اگر آدمی ایک پتھر کی مانند ہو تو کافر، اور جھوٹے نبی کو مان لے تو کافر۔ اس طرح کی اہمیت اور نزاکت رکھنے والے

کسی معاملے کو بھی اللہ اور اس کے رسول نے مبہم اور پیچیدہ اور مشکوک نہیں رکھا ہے، بلکہ صاف اور واضح طریقہ سے رہنمائی دی ہے تاکہ انسان کا دین و ایمان خطرے میں نہ پڑے اور اس کے گمراہ ہونے کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول پر نہ عائد ہو۔ اب دیکھیے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کبھی کسی نبی کے زمانہ میں یہ نہیں کہا گیا کہ نبوت کا صلہ نذر ہو گیا ہے اور اب کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ اس کے معنی یہ تھے کہ انبیاء کی آمد کا دوازہ اس وقت کھلا ہوا تھا، کوئی شخص اس نیا د پر کسی مدعی نبوت کا انکار کر دینے میں حق بجانب نہ تھا کہ اب کسی نبی کے آنے کا امکان ہی نہیں ہے۔ پھر اس زمانے میں انبیاء علیہم السلام اپنے بعد آنے والے نبیوں کی آمد کے لیے پیش گوئی بھی کرتے رہتے تھے اور اپنے پیروں سے عہد لیتے تھے کہ بعد میں جو نبی آئیں ان کی بھی وہ پیروی کریں۔ یہ چیز اور بھی اس بات کو مؤکد کرتی تھی کہ جو شخص نبی کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کرے اسے بلا تامل رد نہ کر دیا جائے بلکہ اس کی دعوت اور شخصیت اور اس کے کام اور احوال کو بنظر غائر دیکھ کر جاننے کی کوشش کی جائے کہ آیا وہ واقعی نبی ہے یا جھوٹا مدعی نبوت ہے۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد یہ معاملہ بالکل الٹ ہو گیا۔ اب صرف یہی نہیں کہ آنحضرتؐ نے کسی نبی کی آمد کی پیش گوئی نہیں کی اور نہ اپنی امت سے اس کے اتباع کا عہد لیا، بلکہ اس کے برعکس قرآن میں اعلان کیا گیا کہ آنحضرتؐ خاتم النبیین ہیں اور آنحضرتؐ سے ایک دن نہیں بلکہ متعدد حدیثیں نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بکثرت مستند و معتبر واسطوں سے امت کو ملیں کہ اب نبوت کا دوازہ بند ہے، اب کوئی نبی آنے والا نہیں، اب جو مدعی نبوت اٹھیں گے وہ دجال ہونگے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نگاہ میں لوگوں کے کفر و ایمان کا معاملہ نازک اور اہم نہیں رہا، کیا حضورؐ سے پہلے ہی کے مومنین اس کے مستحق تھے کہ انہیں کفر کے خطرے میں مبتلا ہونے سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول واضح طور پر باب نبوت کے منسوخ ہونے اور نیا د کی آمد کے متعلق خبریں دینے کا اہتمام فرماتے رہے، مگر اب ہیں انہوں نے جان بوجھ کر اس خطرے میں مبتلا کیا ہے کہ ایک طرف توحید کے آنے کا امکان بھی ہو جس کے ماننے ماننے پر ہمارے کافر یا مومن ہونے کا انحصار ہے، اور دوسری طرف اللہ اور اس کے رسول نے صرف اتنے پر ہی اکتفا نہ کیا ہو کہ میں اس کی آمد سے آگاہ نہ کیا، بلکہ اس سے گزر کر پے در پے وہ ایسی باتیں اڑنا د فرماتے چلے گئے جن کی بنا پر ہم باب نبوت کو بند سمجھیں

اور مدعی نبوت کو ماننے سے انکار کر دیں؛ کیا آپ کی عقل میں یہ بات آتی ہے کہ اللہ اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم واقعی ہم سے ایسی دھوکہ بازی کر سکتے ہیں؟

خاتم النبیین کے معنی کی جو تاویل بھی تاویلی جاپہیں کرتے رہیں، مگر کم از کم ایک بات سے تو کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ اس کے معنی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے کے بھی ہو سکتے ہیں اور امت کے ننانوے لاکھ ننانوے ہزار نو سو ننانوے فی کس اور علماء اور عوام اس کے یہی معنی لیتے رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ نبوت جیسے نازک معاملے میں جس پر مسلمانوں کے کفر و ایمان کا مدار ہے، کیا اللہ میاں کو ایسی ہی زبان استعمال کرنی چاہیے تھی جس سے چند تاویلیوں کے سوا ساری امت یہی سمجھے کہ اب کوئی نبی آنے والا نہیں ہے؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ارشادات تو کسی تاویل کی گنجائش بھی نہیں چھوڑتے۔ ان میں تو صاف صاف مختلف طریقوں سے اس بات کو کھول کر ہی کہہ دیا گیا ہے۔ کیا اللہ کے رسول کو ہم سے ایسی ہی دشمنی تھی کہ نبی تو آپ کے بعد آنے والا ہو اور آپ ہمیں اٹھی یہ ہدایت دے جائیں کہ ہم اسے نہ مانیں اور کافر ہو کر جہنم میں جائیں؟

ان امور پر اگر آپ غور کریں گے تو آپ کو اطمینان ہو جائے گا کہ فی الواقع نبوت کا دروازہ بند ہے اور اب کسی نبی کے آنے کا امکان نہیں ہے۔ اس صورت میں کوئی شخص چاہے کیسی ہی بھولی بھالی دل موہنے والی صورت رکھتا ہو اور خواہ اس کی پیشین گوئیاں سو فیصد درست ہوں اور خواہ اس کے کارنامے کیسے ہی ہوں ہم اس کے دعوائے نبوت کو قابل غور بھی نہیں سمجھتے کیونکہ یہ چیزیں غور طلب صرف اسی صورت میں ہو سکتی تھیں جبکہ نبی کی آمد کا امکان ہوتا۔ ہم تو پورے اطمینان کے ساتھ ہر مدعی نبوت کے دعوائے کو سنتے ہی اس کی تکذیب کریں گے اور اس کے دلائل نبوت پر سرے سے کوئی توجہ نہ دیں گے۔ یہ اگر کفر بھی ہو تو ہم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے، کیونکہ ہمارے پاس نیامنت کے روز اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے قرآن اور ارشادات رسول موجود ہیں۔

لے مثال کے طور پر اس ارشاد ہی کو لے لیجئے جس میں سلسلہ نبوت کو ایک قصر سے تشبیہ دی گئی ہے، ہر نبی کو عمارت کی ایک اینٹ قرار دیا گیا ہے اور آخر میں فرمایا گیا ہے کہ اس عمارت میں اب صرف ایک اینٹ کی گنجائش تھی اور وہ آخری اینٹ میں ہوں؟